باب 5

حکومت: بجٹ اور معیشت

(The Government: Budget and Economy)

ہم نے پہلے باب میں حکومت کا تعارف ملک کے طور پر کرایا تھا۔ ہم نے کہا تھا کہ نجی سیکٹر کے علاوہ ایک حکومت ہوتی ہے جو بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ایک ایسی معیشت جہاں نجی سیکٹر اور حکومت دونوں موجود ہوتے ہیں، ملی جلی یا مکسڈ معیشت کہلاتی ہے۔ اس میں کئی ایسے طریقے ہوتے ہیں جس کے ذریعہ حکومت معاشی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اس باب میں ہم ان کاموں تک محدود رہیں گے جو حکومت کے بجٹ یا سرکاری بجٹ کے ذریعہ انجام دیے جاتے ہیں۔

یہ باب اس طرح ہے۔ اس باب کے پہلے سیکشن یعنی 5.1 میں حکومت کے ریونیو یا سرکاری مالیے اور سرکاری اخراجات کے ذرائع طے کرنی کی خاطر حکومت کے بجٹ کے عوامل کو پیش کریں گے۔ سیکشن 5.2 میں ہم مختلف اخراجات اور ریونیو کی وصولی کے درمیان فرق یعنی اضافی یا خسارے کے بجٹ اور ان کے اثرات کے بارے میں بحث کریں گے۔ باکس 5.1 میں مالی پالیسی اور ضارب کے سادہ تفصیل دی گئی ہے۔ حکومت جو رول ادا کرتی ہے اس کے اس خسارے پر اثرات مرتب ہوتے ہیں اور اس کے نتیجے میں حکومت کے قرضوں پر جو اس نے لے رکھے ہیں، اور زیادہ اثر ہوتا ہے۔ اس باب آخر میں قرض سے متعلق تجزیہ کیا گیا ہے۔

5.1 سرکاری بجٹ، معنی اور اس کے عوامل:

(GOVERNMENT BUDGET, MEANING AND ITS COMPONENTS)

ہندوستان میں آئین کی دفعہ 112 کے تحت یہ حکومت کی آئینی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر سال کے لیے جو یکم اپریل سے 31 مارچ تک ہوتا ہے۔ حکومت کی آمدنی اور اخراجات کا پورا حساب کتاب پارلیمنٹ کے سامنے پیش کرے۔ اس سالانہ مالی دستاویز میں حکومت کی خاص بجٹ دستاویز شامل ہوتی ہے۔

اگر چہ بجٹ دستاویز کا تعلق ایک خاص مالی سال سے ہوتا ہے لیکن اس کے اثرات بعد کے برسوں پر بھی پڑتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حکومت کو دو کھاتے ظاہر کرنے ہوتے ہیں۔ ایک جو رواں مالی سال کے محاصل کے لیے ہوتا ہے (اسے محاصل بجٹ بھی کہا جاتا ہے) اور دوسرا جس کا تعلق حکومت کے اثاثوں اور دینداریوں سے ہوتا ہے اور اسے پونجی کھاتہ کہا جاتا ہے۔ ان کھاتوں کو سمجھنے سے پہلے ضروری ہے کہ حکومت کے بجٹ کے مقصد کو سمجھا جائے۔

5.1.1 حکومت کے بجٹ کے مقاصد (Objectives of Government Budget)

عوام کی فلاح و بہبود کے فروغ کے لیے حکومت بہت اہم رول ادا کرتی ہے۔ اس کام کو کرنے کے لیے حکومت مندرجہ ذیل طریقوں سے معیشت میں اقدامات کرتی ہے۔

(حکومت) سرکاری بجٹ کا تفاعل تعین (Allocation Function of government Budget)

حکومت کچھ ایسی اشیا اور خدمات فراہم کرتی ہے جو مارکیٹ کے نظام کے ذریعہ، یعنی صارف اور اشیا پیدا کرنے والوں کے درمیان تبادلے سے ممکن نہیں ہے۔ ان میں قومی دفاع، سڑکیں، سرکاری انتظامیہ وغیرہ شامل ہیں، جنہیں سرکاری اشیا (پبلک گڈس) کہا جاتا ہے۔

اس بات کو سمجھنے کے لیے یہ بات کیوں ضروری ہے کہ پبلک گڈس حکومت ہی فراہم کرے، ہمیں نجی اشیا (پرائیویٹ گڈس) جیسے کپڑے، کاریں، خوردنی اشیا وغیرہ اور پبلک گڈس میں فرق کو سمجھنا ہوگا۔ اس میں دو بڑے فرق ہیں۔ پہلا یہ کہ ان اشیا کے فوائد سبھی کے لیے دستیاب ہوتے ہیں اور کسی مخصوص صارف کے لیے نہیں ہوتے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص چاکلیٹ کھاتا ہے یا قمیص پہنتا ہے تو اس کا فائدہ دوسرے کو نہیں مل پاتا۔ اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس شخص کا استعمال دوسرے افراد کے استعمال سے متضاد ہوتا ہے۔ لیکن اگر ہم ایک پارک کے بارے میں غور کریں یا فضائی کی آلودگی کو کم کرنے کے اقدامات پر غور کریں تو اس کے فوائد سبھی کو حاصل ہوں گے۔ ان کو اگر ایک شخص استعمال کرے تو اس سے لاگت میں کمی نہیں ہوگی۔ اس لیے اس کو بہت سے لوگ استعمال کر کے اس سے فیض حاصل کر سکتے ہیں۔ اس طرح اس پارک کے استعمال کرنے والے ایک دوسرے کے مخالف بھی نہیں ہوں گے۔

دوسرا یہ کہ نجی اشیا (پرائیویٹ گڈس) کی صورت میں کسی بھی شخص کو جو اس کی قیمت ادا نہیں کرتا، اس شے کے فوائد سے محروم کیا جا سکتا ہے۔ اگر آپ ٹکٹ نہیں خریدیں گے تو آپ کو مقامی سنیما ہال میں فلم دیکھنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ البتہ پبلک گڈس میں ایسا کوئی طریقہ نہیں ہے کہ کسی شخص کو اس چیز کا فائدہ حاصل کرنے سے روکا جا سکے۔ یہی وجہ ہے کہ پبلک گڈس کو ناقابل استثنیٰ (Non-Excludable) کہا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی شخص اس کے لیے ادائیگی نہیں کرتا، تب بھی اس سے کچھ وصول کرنا، عام طور پر ناممکن ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کو جو ادائیگی نہیں کرتے، انہیں ''مفت میں مزہ لینے والے'' (Free Riders) کہا جاتا ہے۔ صارفین ایسی چیزوں کے لیے رضاکارانہ طور پر کچھ ادائیگی نہیں کرتے جو انھیں مفت حاصل ہو سکتی ہیں یا جن چیزوں کے لیے ملکیت درج نہیں کی جاتی۔ اس طرح پیداکاروں اور صارفین کے درمیان رابطہ جو ادائیگی کے ذریعے قائم ہوتا ہے، ٹوٹ جاتا ہے اس لیے ایسی چیزوں کی فراہمی کے لیے حکومت کو ہی اقدامات کرنے ہوتے ہیں۔

البتہ سرکاری فراہمی (Public Provision) اور سرکاری پیداوار (Public Production) میں فرق ہے۔ سرکاری فراہمی کا مطلب ہے کہ ان اشیا کی فراہمی بجٹ کے ذریعہ کی گئی ہے اور انھیں بغیر کسی راست ادائیگی کے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ سرکاری اشیا کی پیداوار حکومت کے ذریعہ یا پرائیویٹ سیکٹر کے ذریعہ کی جا سکتی ہے۔ جب اشیا براہ راست حکومت کے ذریعہ پیدا کی جاتی ہیں تو انھیں سرکاری پیداوار کہا جاتا ہے۔

سرکاری بجٹ کے تفاعل کی تقسیم کاری (Redistribution Function of Government Budget)

باب 2 میں ہم نے پڑھا تھا کہ کسی ملک کی کل قومی آمدنی یا تو پرائیویٹ سیکٹر یعنی فرموں اور کنبوں (جنہیں نجی آمدنی کہا جاتا ہے) کو جاتی ہے یا حکومت کو (جسے سرکاری آمدنی کہا جاتا ہے)۔ پرائیویٹ آمدنی میں سے جو حصہ کنبوں تک پہنچتا ہے اسے ذاتی آمدنی کہا جاتا ہے اور
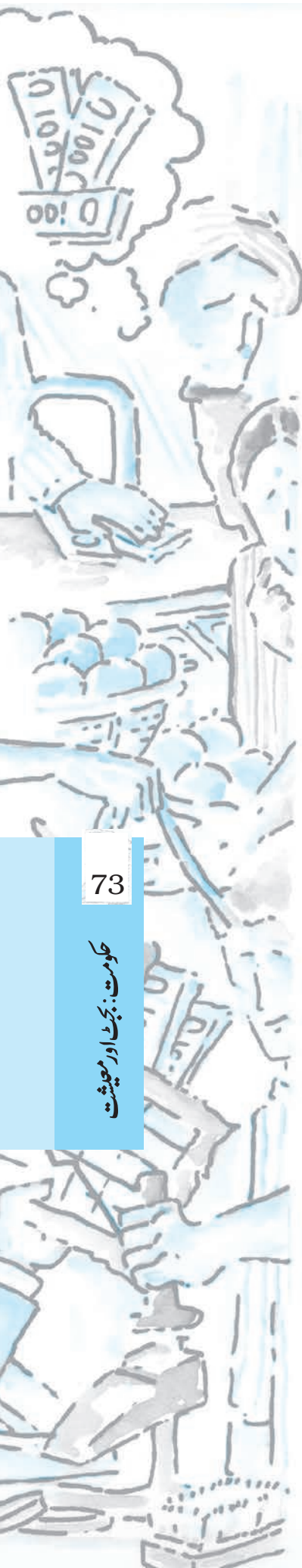
جو رقم خرچ کی جا سکتی ہے اسے ذاتی قابل صرف آمدنی کہا جاتا ہے۔ سرکاری سیکٹر تبادلوں اور ٹیکس وصولی کے ذریعہ کنبوں کی ذاتی قابل صرف آمدنی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ حکومت اس طریقے سے ہی آمدنی کی تقسیم میں تبدیلی کر سکتی ہے اور ایسی تقسیم کر سکتی ہے جسے معاشرہ منصفانہ سمجھ سکے۔ اس کو ہی تفاعل تقسیم کاری (Redistribution Function) کہا جاتا ہے۔

سرکاری بجٹ کا استحکام پیدا کرنے کا عمل: ۔حکومت کو آمدنی اور روزگار میں ہونے والے اتار چڑھاؤ کو درست کرنے کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ معیشت میں روزگار کی مجموعی سطح اور قیمت کا انحصار اوسط مانگ کی سطح پر ہوتا ہے جو حکومت کے علاوہ لاکھوں نجی معاشی ایجنٹوں کے اخراجات کے فیصلے پر مبنی ہوتی ہے۔ اس کے جواب میں یہ فیصلے بہت سے عوامل، جیسے آمدنی اور قرض کی دستیابی وغیرہ پر منحصر ہوتے ہیں۔ کسی بھی وقت میں مانگ کی سطح اتنی زیادہ نہیں ہوتی کہ اس سے معیشت میں دستیاب مزدوری اور دیگر وسائل کا مکمل استعمال ہو سکے۔ چونکہ مزدوری (اجرت) اور قیمت ایک سطح سے کم نہیں ہو سکتیں اس لیے روزگار کو خود بخود پہلے والی سطح پر واپس نہیں لایا جا سکتا۔ اس لیے حکومت کو اوسط مانگ میں اضافہ کرنے کے لیے مداخلت کرنی پڑتی ہے۔

دوسری جانب ایسا وقت بھی آ سکتا ہے جب زیادہ روزگار کی صورت میں مانگ، دستیاب پیداوار سے تجاوز کر جاتی ہے جس سے افراط زر میں اضافہ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں مانگ میں کمی کرنے کی خاطر پابندیاں عائد کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔

حکومت کے اقدامات چاہے وہ مانگ میں اضافہ کرنے کے لیے ہوں یا کم کرنے کے لیے، ان اقدامات کو استحکام کا عمل یا تفاعل استحکام کہا جاتا ہے۔

5.1.2 وصولیابیوں کی درجہ بندی:

مالیہ کی وصولیابی (Revenue Reciepts): مالیے یا محاصل (Revenue) کی وصولیابیاں حکومت کی وہ وصولیابیاں ہیں جو غیر قابل ادائیگی ہیں یعنی اسے پانے کے لیے حکومت سے دوبارہ دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔ اسے ٹیکس اور غیر ٹیکس وصولیابیوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ٹیکس وصولیابیاں جو مالیے کی وصولیابیوں کا اہم عامل ہے، طویل عرصے سے راست ٹیکس (ذاتی آمدنی ٹیکس) یا فرم ٹیکس (کارپوریشن ٹیکس) کے زمرے ہیں اور بالواسطہ ٹیکس جیسے ایکسائز ٹیکس (ملک میں تیار کردہ سامان پر ٹیکس) کسٹم ڈیوٹی (بھارت کے باہر کسی ملک سے درآمد کیے گئے سامان پر ٹیکس) اور سروس ٹیکس وغیرہ شامل ہیں۔ دیگر راست ٹیکس سے جیسے دولت یا ویلتھ ٹیکس تحفہ پر ٹیکس اور جائداد پر ڈیوٹی (جواب ختم کی جا چکی ہے) کبھی بھی زیادہ مالیہ وصول نہیں کیا گیا، اس لیے اسے پیپر (Paper) ٹیکس بھی کہا جاتا ہے۔

دوبارہ تقسیم کا مقصد بڑھتے ہوئے آمدنی ٹیکس (Progressive income Taxation) نظام کے ذریعہ حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جس میں زیادہ آمدنی پر ٹیکس کی شرح بھی زیادہ ہوتی ہے۔ فرموں پر تناسب کی بنیاد پر ٹیکس عائد کیا جاتا ہے جہاں ٹیکس کی شرح منافع کے ایک خاص تناسب میں عائد ہوتی ہے۔ جہاں تک ایکسائز یا آبکاری ٹیکس کا تعلق ہے، زندگی کے لیے ضروری اشیا اس سے مستثنیٰ ہوتی ہیں یا یہ بہت کم شرح پر عائد کیا جاتا ہے۔ البتہ آسائش کی چیزوں پر معتدل شرح عائد کی جاتی ہے اور سامان تعیش اور تمباکو، پیٹرولیم مصنوعات وغیرہ پر بھاری ٹیکس عائد کیا جاتا ہے۔

بھارتی ٹیکس نظام میں جی ایس ٹی (اشیا اور خدمات ٹیکس) متعارف کرائے جانے سے ایک ڈرامائی تبدیلی پیدا ہوئی ہے جو اشیا اور خدمات سبھی کو اپنے دائرے میں لے گا اور یہ مرکز کے ذریعہ 28 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام سات علاقوں میں یکم جولائی 2017 سے نافذ کر دیا گیا ہے۔

ایک مالی بل، جو سالانہ مالی تخمینے کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے، بجٹ میں مجوزہ ٹیکس کے نفاذ، منسوخ کرنے، تبدیل کرنے یا منضبط کرنے سے متعلق تفصیلات فراہم کرتا ہے۔

مرکزی حکومت کا ٹیکس کے علاوہ حاصل ہونے والا مالیہ عام طور پر مرکزی حکومت کے ذریعہ دیے گئے قرضوں پر حاصل ہونے والا سود، حکومت کے ذریعہ کی گئی سرمایہ کاری پر حاصل ہونے والا منافع، حکومت کے ذریعہ فراہم کی جانے والی خدمات پر عائد فیس اور دیگر وصولیابیوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ بیرونی ملکوں اور بین الاقوامی تنظیموں سے حاصل ہونے والی نقد امداد بھی اس مالیہ میں شامل ہوتی ہے۔

مالیہ کی وصولی کے تخمینے کو مالی بل میں پیش کی گئی ٹیکس تجاویز کے ذریعہ پیش کیا جاتا ہے۔

کیپیٹل وصولیابی یا پونجی محاصل (Capital Receipts)

حکومت کو قرض کی صورت میں یا اس کے اثاثوں کی فروخت سے بھی رقم حاصل ہوتی ہے۔ البتہ قرض، ان ایجنسیوں کو واپس کرنا ہوتا ہے جن سے یہ حاصل کیا جاتا ہے۔
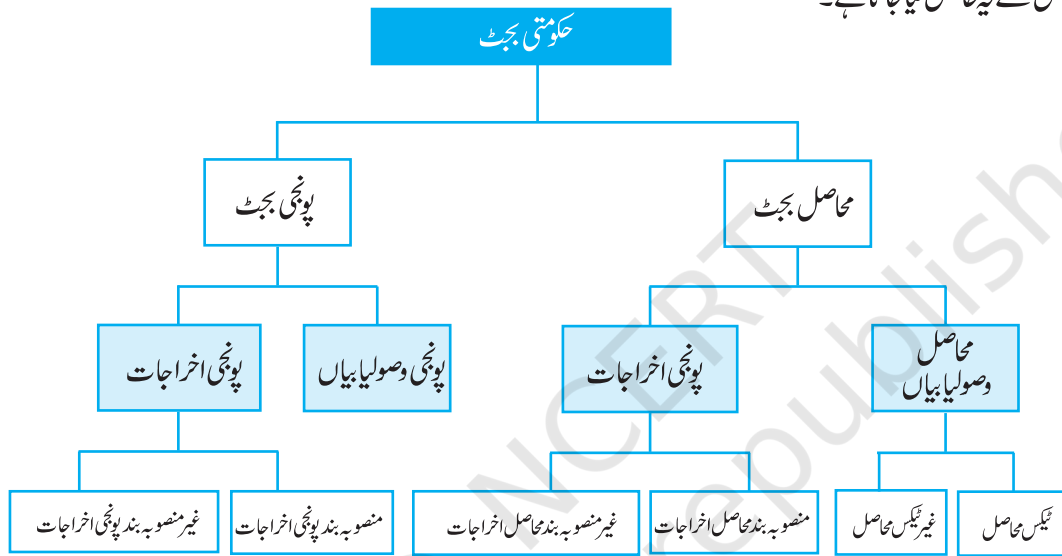
چارٹ 1: سرکاری بجٹ کے اجزاء

اس سے دین داری یا واجبات تشکیل پاتے ہیں۔ دوسری جانب سرکاری اثاثوں کی فروخت سے، جیسے سرکاری سیکٹر کی کمپنیوں کے حصص کی فروخت، جسے پی ایس یوڈس انویسٹ منٹ بھی کہا جاتا ہے حکومت کے کل مالی اثاثوں میں کمی آتی ہے۔ حکومت کی ایسی تمام وصولیابیاں، جن سے واجبات تشکیل پاتے ہیں یا مالی اثاثوں میں کمی آتی ہو، انھیں پونجی محاصل (Capital Reciepts) کہا جاتا ہے۔ جب حکومت نیا قرض لیتی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ مستقبل میں اس قرض کو ادا کرنا ہوگا اور اس قرض پر سود بھی ادا کرنا ہوگا۔ اسی طرح جب حکومت کوئی اثاثہ فروخت کرتی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ مستقبل میں ان اثاثوں سے ہونے والی آمدنی ختم ہوجائے گی۔ اس لیے اس طرح کے محاصل قرض تشکیل دینے والے یا قرض نہ تشکیل دینے والے ہوسکتے ہیں۔

5.1.3 اخراجات کی زمرہ بندی (Classification of Expenditure)

محاصل اخراجات Revenue Expenditure: محاصل اخراجات مرکزی حکومت کے مادی یا مالی اثاثوں کی تخلیق کے علاوہ دیگر مقاصد کے لیے کیے جانے والے اخراجات ہوتے ہیں۔ ان کا تعلق سرکاری محکموں کے عام کام کاج اور متنوع خدمات، حکومت کے ذمے قرض کے سود کی ادائیگی، ریاستی حکومتوں اور دوسرے فریقوں کو دیے گئے عطیات سے ہے (چاہے ان عطیات سے اثاثوں کی تشکیل ہوسکتی ہو)

بجٹ تجاویز میں کل اخراجات کو منصوبہ جاتی اور غیر منصوبہ جاتی مدوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اس کو جدول 5.1 میں 6 نمبر پر دکھایا گیا ہے جس میں محاصل اخراجات میں منصوبہ جاتی اور غیر منصوبہ جاتی کے درمیان فرق کو ظاہر کیا گیا ہے۔ اس زمرہ بندی کے مطابق منصوبہ جاتی محاصل اخراجات کا تعلق مرکزی منصوبوں (پانچ سالہ منصوبے) اور ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے لیے مرکزی امداد کے منصوبوں سے ہوتا ہے۔ غیر منصوبہ جاتی اخراجات، جو محاصل اخراجات کا زیادہ اہم عنصر ہوتا ہے، حکومت کی عام اقتصادی اور سماجی خدمات کی وسیع تعداد کا احاطہ کرتے ہیں۔ غیر منصوبہ جاتی اخراجات کے اہم اجزا میں سود کی ادائیگی، دفاعی خدمات، سبسڈی، تنخواہیں اور پنشن شامل ہیں۔

مارکیٹ سے لیے گئے قرض پر سود کی ادائیگی بیرونی قرضے اور مختلف قسم کے ریزرو فنڈ غیر منصوبہ جاتی محاصل اخراجات کا ایک بڑا حصہ ہوتے ہیں۔ دفاعی اخراجات اس طور سے اہم ہوتے ہیں کہ قومی سلامتی کے پیش نظر ان میں بہت زیادہ کمی کے امکانات نہیں ہوتے۔ سبسڈی، ایک اہم پالیسی اخراجات ہوتے ہیں جن کا مقصد بہبود میں اضافہ کرنا ہوتا ہے۔ سرکاری اشیا اور خدمات کے علاوہ جیسے تعلیم اور صحت، جن میں حکومت قیمت کو کم کرنے کے لیے سبسڈی دیتی ہے۔ حکومت دیگر بہت سی چیزوں پر بھی سبسڈی دیتی ہے جن میں برآمدات، قرض کا سود، خوراک اور کیمیاوی کھاد وغیرہ شامل ہیں۔ سال 15-2014 میں سبسڈی کی رقم جی ڈی پی کا 2.02 فیصد تھی جبکہ 16-2015 میں یہ 1.7 فیصد ہے۔ (بجٹ تخمینہ)

پونجی اخراجات (Capital Expenditure)

حکومت کے کچھ اخراجات ایسے ہوتے ہیں جن کے نتیجے میں مادی یا مالی اثاثے تشکیل پاتے ہیں یا مالی دینداریوں (واجبات) میں کمی واقع ہوتی ہے۔ ان میں زمین، عمارت، مشینری ساز وسامان کی خریداری، حصص میں سرمایہ کاری، ریاستی حکومتوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں، پی ایس یو (سرکاری سیکٹر کے یونٹ) اور دیگر فریقوں کو قرض دینا شامل ہے۔ بجٹ دستاویز میں پونجی اخراجات کو بھی منصوبہ جاتی اور غیر منصوبہ جاتی زمروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ منصوبہ جاتی پونجی اخراجات کا تعلق بھی محاصل اخراجات کی طرح، ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے لیے مرکزی منصوبوں اور مرکزی امداد سے ہوتا ہے۔ غیر منصوبہ جاتی پونجی اخراجات میں حکومت کے ذریعہ فراہم کی جانے والی بہت سے عام، سماجی اور اقتصادی خدمات شامل ہوتی ہیں۔

بجٹ محض وصولیابیوں اور اخراجات کا بیانیہ نہیں ہوتا۔ آزادی کے بعد سے پانچ سالہ منصوبوں کے آغاز کے ساتھ، یہ ایک اہم قومی پالیسی دستاویز بن چکا ہے۔ یہ دلیل دی جاتی ہے کہ بجٹ ملک کی معاشی زندگی کی عکاسی کرتا ہے اور اسے ایک شکل فراہم کرتا ہے۔ مالیاتی جوابدہی اور بجٹ مینجمنٹ ایکٹ 2003، (FRBMA) کے ذریعہ بجٹ میں تین پالیسی بیانات کا ہونا ضروری ہے۔ وسط مدتی پالیسی مجموعہ بیان میں مخصوص مالیاتی اظہار کا تین سالہ سلسلہ ہدف رہتا ہے جو یہ جائزہ لیتا ہے کہ کیا قابل برقراری بنیاد پر محاصل وصولیابیوں کے ذریعہ محاصل اخراجات کو انجام دیا جا سکتا ہے۔ اور بازار قرض کاری سمیت پونجی وصولیابیوں سے استفادہ کتنی پیداوار کے طور پر کیا جا رہا ہے، مالیاتی پالیسی حکمت عملی بیان، موجودہ پالیسیوں کا جائزہ اور اہم مالیاتی اقدامات میں سے کسی طرح کے انحراف کے جواز کا تعین کرتے

اس قسم کی درجہ بندی کو پیش کرنے کر برخلاف ایک صورت یہ ہے کہ نئے منصوبوں/ پروجیکٹوں کی شروعات کرنے کا بڑھتا ہوا رجحان موجودہ صلاحیت اور خدمات کی سطح کی دیکھ ریکھ کو نظر انداز کرتا ہے۔ غیر منصوبہ جاتی خرچ میں شامل اخراجات کی وجہ سے یہ معلومات بالواسطہ ہو جاتی ہیں جو تعلیم اور صحت (جس میں تنخواہ کی شمولیت اہم جز ہے) جیسے شعبوں کے درمیان وسائل کے بٹوارے پر منفی اثر ڈالتے ہیں۔

ہوئے مالیاتی شعبہ میں حکومت کی ترجیحات کو طے کرتا ہے۔کلی معاشی خاکہ سے متعلق بیان میں کل گھریلو پیداوار اور شرح ترقی، مرکزی حکومت کے مالیاتی توازن اور بیرونی توازن کے بارے میں معیشت کی پیش گوئی کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔

5.2 متوازن،اضافی اور خسارے والا بجٹ:(Balanced, Surplus and Deficit Budget)

حکومت اتنی ہی رقم خرچ کرسکتی ہے جتنا کہ اس نے مالیہ وصول کیا ہے اس کو ایک متوازن بجٹ کہتے ہیں۔اگر حکومت کو زیادہ رقم خرچ کرنی ہے تو اسے اپنا بجٹ متوازن رکھنے کے لیے ٹیکس میں اضافہ کرنا ہوگا۔اگر وصول کیا گیا ٹیکس کل اخراجات سے زیادہ ہوتا ہے تو اسے ''اضافی'' یا''Surplus'' بجٹ کہا جاتا ہے۔لیکن ایک عام صورتحال یہ ہوتی ہے کہ حکومت کے اخراجات وصول کیے گئے مالیہ سے زیادہ ہوتے ہیں اور اسے ''خسارہ'' یا''Deficit'' بجٹ کہا جاتا ہے۔

5.2.1 حکومتی خسارے کے اقدامات

جب ایک حکومت محاصل کی صورت میں وصول کی گئی رقم سے زیادہ خرچ کرتی ہے تو وہ ''خسارے کا بجٹ'' پیش کرتی ہے۔ایسے کئی اقدامات ہیں جب سے حکومتی خسارہ ہوتا ہے اور ان اقدامات کے معیشت پر اپنے الگ الگ مضمرات ہوتے ہیں۔

خسارہ محاصل Revenue Deficit: خسارہ محاصل حکومت کی وصولیابیوں پر زائد محاصل اخراجات کی نشاندہی کرتا ہے۔خسارہ محاصل = اخراجات محاصل ۔وصولیابی محاصل

جدول 5.1:۔مرکزی حکومت کی وصولیابیاں اور اخراجات 2015-16 (بجٹ تخمینہ)

	مجموعی گھریلو پیداوار (GDP) فیصد کے طور پر
1۔ محاصل وصولیابیاں (Revenue Reciepts) (a+b)	8.1
(a) ٹیکس محاصل (ریاستوں کا خالص حصہ)	6.5
(b) غیر ٹیکس محاصل	1.6
2۔ محاصل اخراجات	10.9
(i) سود ادائیگیاں	3.2
(ii) اہم سبسڈی	1.6
(iii) دفاعی اخراجات	1.1
3۔ محاصل خسارہ (2-1)	2.8
4۔ پونجی وصولیابیاں (a + b + c)	4.5

باکس 5.2 حکومتی مالیات کے لیے قانون سازی اور اس کے اثرات کی مختصر تفصیل پیش کرتا ہے۔2005-06 میں ہندوستان کے بجٹ میں بجٹ تعین کے صنفی حساسیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔جنس سے متعلق بجٹ کاری جنس سے متعلق بیان وابستگی کو بجٹ کی ذمہ داری بدلنے کی ایک بامعنی کوشش ہے جس میں عورتوں کو بااختیار بنانے کے لیے خصوصی پہل اور عورتوں کے لیے منقسم وسائل سے استفادہ کا جائزہ نیز عوامی اخراجات کے اثرات اور خواتین کے لیے حکومت کی پالیسیاں شامل ہیں۔2006-07 کے بجٹ میں پہلے بجٹ کے بیان کو وسعت دی گئی ہے۔
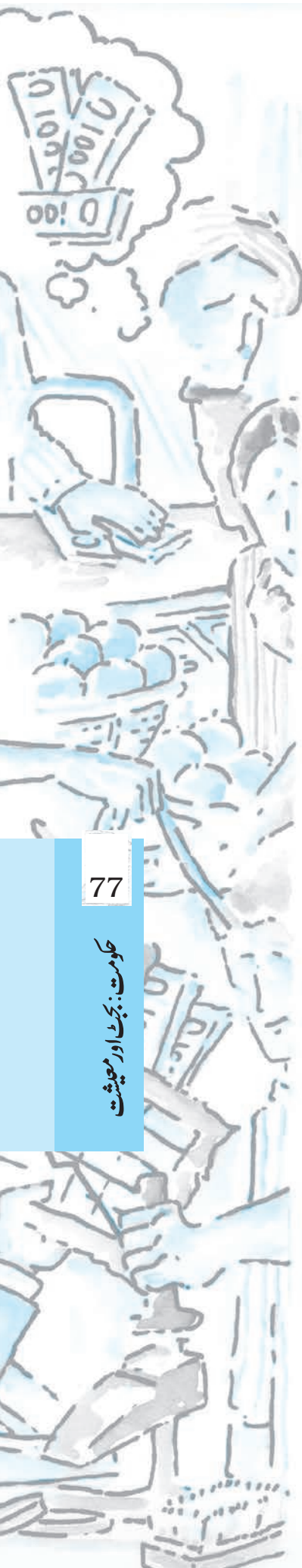
(a) قرض کی وصولیابی	0.1
(b) دیگر وصولیابیاں (خاص طور پر PSU غیر اصل کاری (حصص کی فروخت)	0.5
(c) قرض کاری اور دیگر واجبات	3.9
5۔ پونجی اخراجات	1.7
6۔ کل اخراجات	12.6
2 + 5 = 6 (a) + 6 (b)	
(a) منصوبہ جاتی اخراجات	3.3
(b) غیر منصوبہ جاتی اخراجات	9.3
7۔ مالیاتی خسارہ	3.9
8۔ ابتدائی خسارہ	0.7

ماخذ: اقتصادی جائزہ 2015-16

جدول 5.1 میں نمبر 3 سے ظاہر ہوتا ہے کہ محاصل خسارہ مجموعی گھریلو پیداوار (GDP) کا 2.8 فیصد ہے۔ محاصل خسارہ میں صرف وہ لین دین شامل ہوتا ہے جس سے حکومت کی موجودہ آمدنی اور اخراجات متاثر ہوتے ہیں۔ جب حکومت محاصل خسارہ ظاہر کرتی ہے تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت بچت نہیں کر رہی ہے اور اپنے دیگر سیکٹروں کی بچت کو اصرافی اخراجات (Consumption Expenditure) کو پورا کرنے میں لگا رہی ہے۔

اس صورت حال سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت کو نہ صرف اپنی سرمایہ کاری کے لیے بلکہ اپنی اصرافی (Consumption) ضروریات کو پورا کرنے کے لیے بھی قرض لینا ہوگا۔ اس کے نتیجے میں حکومت پر قرض اور سود کی ادائیگی کا بوجھ بڑھے گا اور آخر کار حکومت کو اپنے اخراجات کو کم کرنا ہوگا۔ چونکہ محاصل اخراجات کا ایک بڑا حصہ پابندی والا ہوتا ہے، اس لیے اس میں کمی نہیں کی جا سکتی۔ اکثر حکومت پیداواری پونجی اخراجات یا فلاحی اخراجات میں کمی کرتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کم فروغ اور منفی فلاحی مضمرات۔

مالیاتی خسارہ (Fiscal Deficit): مالیاتی خسارہ حکومت کے کل اخراجات اور قرض کاری کو چھوڑ کر کل وصولیابیوں کے درمیان فرق ہے۔

کل مالیاتی خسارہ = کل اخراجات — (محاصل وصولیابیاں + غیر قرض سے تخلیق کی گئی پونجی وصولیابیاں) غیر قرض سے تخلیق کی گئی پونجی وصولیابیاں ایسی وصولیابیاں ہیں جو قرض کاری کے تحت نہیں آتیں۔ اسی لیے اس سے قرض میں اضافہ نہیں ہوتا۔ اس کی مثال ہے قرضوں کی وصولیابی اور سرکاری ملکیت والے یونٹوں (PSU) کی فروخت سے حاصل رقم۔ جدول 5.1 سے ظاہر سے ہوتا ہے کہ غیر قرض سے حاصل پونجی وصولیابیاں مجموعی گھریلو پیداوار GDP کے 0.6 فی صد کے برابر ہے۔ یہ کل پونجی وصولیابیوں میں سے قرض کاری اور دیگر واجبات کو گھٹا کر ((4.5-3.9) حاصل کیا جاتا ہے۔ اس طرح مالیاتی خسارہ GDP کا 3.9 فیصد ظاہر ہوتا ہے۔ مالیاتی خسارے کا

6۔ عام طور پر یہ کل وصولیابیاں (محاصل اور پونجی محاصل دونوں) پر کل خرچ (محاصل اور پونجی دونوں) کے زائد ہونے کو ظاہر کرتی ہے۔ 1996-97 بجٹ سے ہندستان میں بجٹ خسارے کو ظاہر کرنے کی روایت ختم کر دی گئی ہے۔

مالیاتی انتظام قرض لینے کے ذریعہ ہی کیا جائے گا۔لہٰذا اس سے سبھی وسائل اور حکومت سے قرض لینے سے متعلق ضرورتوں کا پتہ چلتا ہے۔ مالیاتی پہلو سے

کل مالیاتی خسارہ = خالص گھریلو قرض کاری + ریزرو بینک آف انڈیا سے قرض لینا + بیرونی ملکوں سے قرض لینا۔

خالص گھریلو قرض لینے کے تحت قرض کے ذریعہ (مثلاً مختلف چھوٹی بجٹ اسکیمیں) کا استعمال کرتے ہوئے عوام سے براہ راست اور قانون سیالیت تناسب (SLR) کے ذریعہ بلا واسطہ طور پر تجارتی بینکوں سے حاصل قرض آتے ہیں۔کل مالیاتی خسارہ، معاشیات کے استحکام اور سرکاری سیکٹر کی مضبوط مالیاتی انتظام کے لیے ایک فیصلہ کن خبر ہے۔اس طرح کل مالیاتی خسارے کی پیمائش کی جاسکتی ہے۔جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے کہ محاصل خسارہ، مالیاتی خسارے کا ایک حصہ ہے (مالیاتی خسارہ = محاصل خسارہ + پونجی اخراجات - غیر قرض سے حاصل پونجی وصولیابیاں)۔ مالیاتی خسارے میں محاصل خسارے کا ایک بڑا حصہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ قرض کا ایک بڑا حصہ خرچ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے نہ کہ سرمایہ کاری کے لیے۔

ابتدائی خسارہ (Primary Deficit): ہم غور کریں کہ حکومت کی قرض کاری کی ضرورتوں می جمع قرض پر سود کی ادائیگی کی ذمہ داریاں شامل ہوتی ہیں۔ابتدائی خسارے کے اندازے کا مقصد موجودہ مالیاتی عدم توازن پر روشنی ڈالنا ہے۔موجودہ اخراجات کا محاصل سے زائد ہوجانے کی صورت میں قرض کاری کا تخمینہ حاصل کرنے کے لیے ہم ابتدائی خسارے کا شمار کرتے ہیں۔اسے آسان زبان میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ باقی ہے جو مالیاتی خسارے کی سود کی ادائیگی کو گھٹانے پر حاصل ہوتا ہے۔

کل ابتدائی خسارہ = کل مالیاتی خسارہ - خالص سود واجبات

خالص سود واجبات میں خالص گھریلو قرض پر حکومت کی ذریعہ حاصل سود وصولیابیوں سے سود ادائیگی پر باقی رقم حاصل ہوتی ہے۔

5.2 مالیاتی پالیسی (FISCAL POLICY)

کینز کی کتاب ''دی جنرل تھیوری آف ایمپلائمنٹ انٹرسیٹ اینڈم'' میں بیان کیے گئے اہم تصورات میں خاص طور پر یہ بھی ہے کہ حکومت کی مالیاتی پالیسی کا استعمال برآمد اور روزگار کی سطح کو قائم رکھنے کے لیے کیا جانا چاہیے خرچ اور ٹیکسوں میں تبدیلیوں کے ذریعہ حکومت برآمد اور آمدنی میں اضافے کی کوشش کرتی ہے جس کا مقصد معیشت کے اتار چڑھاؤ کو مستحکم کرنا ہوتا ہے اس عمل میں مالیاتی پالیسی سے زائد (جب کل وصولیابیاں خرچ سے زیادہ ہوتی ہیں یا ایک متوازن بجٹ خرچ اور وصولیابیاں برابر ہوں) کے بجائے ایک خسارہ کے بجٹ کی تخلیق ہوتی ہے۔
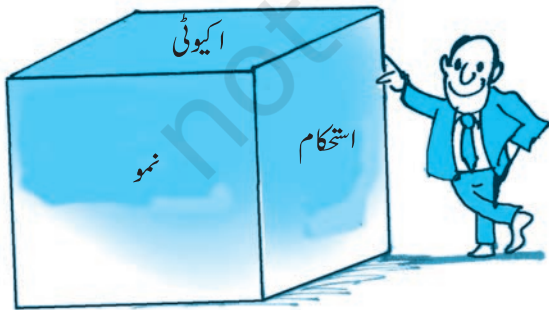
مالیاتی پالیسی اپنے تین بنیادی مقاصد کو حاصل کرنے کی کیسے کوشش کرتی ہے؟

آمدنی کے تعین کے پہلے کے تجزیے میں سرکاری شعبہ کو شامل کرنے سے پیدا ہونے والے اثرات کا مطالعہ ہم آگے کریں گے۔

حکومت دو مخصوص طریقوں سے براہ راست متوازن آمدنی کی سطح پر اثر انداز ہوتی ہے۔حکومت کے ذریعہ خریدی گئی اشیا اور خدمات (G) سے کل مانگ میں اضافہ ہوتا ہے

اورٹیکسوں نیز متبادل سے آمدنی (y) اور قابل صرف آمدنی (YD) خاندان کے صرف اور بجٹ کے لیے دستیاب آمدنی کا تعلق متاثر ہوتا ہے۔

ہم پہلے ٹیکسوں کو لیں، ہم فرض کرتے ہیں کہ حکومت جو ٹیکس لگاتی ہے وہ آمدنی پر منحصر نہیں ہوتا۔ اسے ایک مشت ٹیکس کہا جاتا ہے جو T کے برابر ہوتا ہے، ہم فرض کرتے ہیں کہ پورے تجزیے میں حکومت ایک قائم مقدار میں متبادل رکھتی ہے۔ اب تفاعل صرف اس طرح ہے۔

(5.1) $$C = \bar{C} + cYD = \bar{C} + c(Y - T + \bar{TR})$$

یہاں YD= قابل صرف آمدنی۔

ہم جانتے ہیں کہ ٹیکسوں سے قابل صرف آمدنی اور صرف میں کمی آتی ہے۔ بطور مثال اگر کوئی شخص 1 لاکھ روپے کماتا ہے اور اسے 10,000 روپے ادا کرنے پڑتے ہیں تو اس کی قابل صرف آمدنی اور اس شخص کی آمدنی جو 90,000 روپے کماتا ہے لیکن کوئی ٹیکس ادا کرتا ہے. کے برابر ہوتا ہے جو کہ حکومت کو شامل کرنے پر کل مانگ کی اضافی تعریف ہوگی۔

(5.2) $$AD = \bar{C} + c(Y - T + \bar{TR}) + I + G$$

گرافی طور پر ہم دیکھتے ہیں کہ یک مشت ٹیکس سے صرف شیڈول متوازن طور پر نتیجے کی طرف شفٹ ہوتا ہے اور اس کے سبب کل مانگ خط میں بھی اسی طرح کا شفٹ ہوتا ہے۔ پیداوار بازار میں آمدنی تعین کی شرط Y= کل مانگ ہوگی جسے اس طرح لکھا جائے گا۔

(5.3) $$Y = \bar{C} + c\,(Y - T + \bar{TR}) + I + G$$

آمدنی کی توازنی سطح کا حل حاصل کرنے پر ہمیں ملے گا۔

(5.4) $$Y^* = \frac{1}{1-c}(\bar{C} - cT + c\,\bar{TR} + I + G)$$

5.2.1 سرکاری اخراجات میں تبدیلی (Changes in Government Expenditure)

اب ہم ٹیکسوں کو قائم رکھ کر سرکاری خرید (G) میں اضافہ کے اثرات پر غور کریں۔ جب 'T یعنی یک مشت ٹیکس سے G یعنی سرکاری خرید زیادہ ہوتی ہے تو حکومت خسارے کو برداشت کرتی ہے۔ چونکہ کل خرچ کا عنصر ہے لہذا منصوبہ بند مجموعی اخراجات میں اضافہ ہوگا۔ کل مانگ شیڈول میں اوپر کی طرف 'AD تک شفٹ ہوتی ہے۔ برآمد کی ابتدائی سطح پر مانگ رسد سے زیادہ ہوتی ہے اور فرم پیداوار میں توسیع کرتی ہے۔ نیا توازن 'E پر قائم ہوتا ہے۔ ضارب میکانیت (باب 4 میں بیان کیا گیا ہے) کام کرتی ہے۔ حکومتی خرچ ضارب درج ذیل کے ذریعہ ظاہر کیا گیا ہے۔

(5.5) $$\Delta Y = \frac{1}{1-c} = \Delta G$$

(5.6) $$\frac{\Delta Y}{\Delta G} = \frac{1}{1-c}$$

شکل 5.1 میں حکومتی اخراجات G سے بڑھ کر ہو جاتا ہے اور اس کے سبب توازنی آمدنی Y سے بڑھ کر .'Y ہو جاتی ہے۔

5.2.2 ٹیکسوں میں تبدیلی (Changes in Taxes)
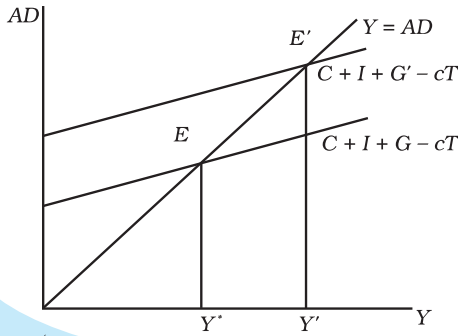
شکل 5.1
اونچے حکومتی اخراجات کا اثر

ہم دیکھتے ہیں کہ آمدنی کی ہر ایک سطح پر ٹیکسوں میں کٹوتی سے قابل صَرف آمدنی Y.T میں اضافہ ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں کل اخراجات شیڈول میں اوپر کی طرف شفٹ ہوتا ہے، جو ٹیکسوں میں کمی کا جزو ہوتا ہے اسے شکل 5.2 میں دکھایا گیا ہے۔

مساوات 5.3 سے ہمیں حاصل ہوتا ہے۔

$$\Delta Y' = \frac{1}{1-c} = \Delta T \qquad (5.7)$$

ٹیکس ضارب

$$= \frac{\Delta Y}{\Delta T} = \frac{-c}{1-c} \qquad (5.8)$$

شکل 5.2
ٹیکسوں میں کمی کا اثر

ٹیکسوں میں کٹوتی (اضافہ) سے صارف اور برآمد میں اضافہ (کمی) ہوتی ہے کیونکہ ٹیکس ضارب ایک منفی ضارب ہوتا ہے۔ مساوات 5.6 اور 8.5 کا موازنہ کرنے پر ہم پاتے ہیں کہ حکومت کے اخراجات ضارب کے مقابلے ٹیکس ضارب کی مطلق قدرے نسبتا کم ہوتی ہے کیونکہ حکومتی اخراجات میں اضافہ سے کل اخراجات پر براہ راست اثر پڑتا ہے جب کہ ضارب عمل میں ٹیکسوں کا داخل ہونا قابل صَرف آمدنی پر ان کے صَرف کے ذریعہ ہوتا ہے جس کا خاندان کے صرف (جو کل اخراجات کا جزو ہے) پر اثر پڑتا ہے۔ لہذا ٹیکسوں میں ΔT کٹوتی سے صرف اور اس طرح کل اخراجات میں پہلے $c\Delta T$ سے کا اضافہ ہوتا ہے۔ دونوں ضارب کے فرق کو جاننے کے لیے درج ذیل مثال پر غور کریں۔

مثال......................5.1

مان لیجیے کہ صرف کا حاشیہ رجان 0.8 ہے تب سرکاری اخراجات کا ضارب $5 = \frac{1}{0.2} = \frac{1}{1-0.8} = \frac{1}{1-c}$ ہوتا ہے۔ سرکاری اخراجات میں 100 کے اضافہ کے بے توازنی آمدنی میں $(\frac{1}{1-c}\Delta G = 5\times 100)$ 500 کا اضافہ ہوگا۔

ٹیکس ضارب $-4 = \frac{-0.8}{0.2} = \frac{-0.8}{1-0.8} = \frac{-c}{1-c}$ ہے۔ $100(\Delta T = -100)$ کی ٹیکس کٹوتی سے توازنی آمدنی میں $(\frac{-c}{1-c}\Delta T = -4x - 100)$ 400 کا اضافہ ہوگا، لہذا اس صورت میں توازنی آمدنی میں اضافہ G اضافہ کے تحت ہونے والی مقدار کے نتیجے میں ہونے والے اضافہ سے کم ہوتا ہے۔

غریب شخص کیوں رو رہا ہے؟ اس کے آنسو صاف کرنے کی تدبیر بتا
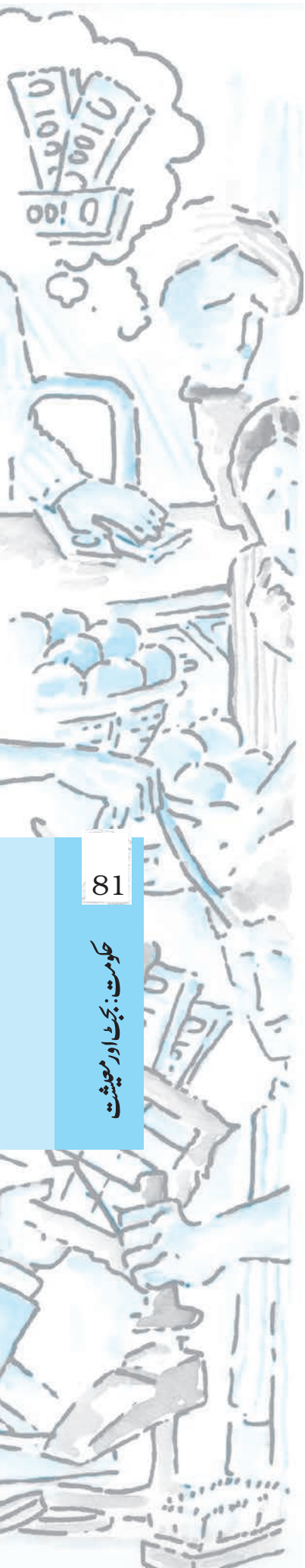
موجودہ ڈھانچے میں اگر ہم صرف کے حاشیائی رجحان کی مختلف قدروں کو لیں اور دونوں ضارب کی قدر کا شمار کریں تو ہم دیکھیں گے کہ سرکاری اخراجات ضارب کے مقابلے میں ٹیکس ضارب کی مطلق قدر ہمیشہ ایک کم ہوتی ہے۔ یہ ایک دلچسپ ضمنی مفہوم ہے۔ اگر سرکاری اخراجات میں اضافہ کے برابر ہی ٹیکسوں میں اضافہ ہوتا ہے تاکہ بجٹ متوازن رہے تو برآمد میں سرکاری اخراجات میں اضافہ کی قدر کے برابر اضافہ ہوگا۔ دونوں پالیسی ضارب کاروں کو جوڑنے پر حاصل ہوتا ہے۔

متوازن بجٹ ضارب

$$\frac{\Delta Y^{*}+}{\Delta G}=\frac{1}{1-c}+\frac{-c}{1-c}=\frac{1-c}{1-c}=1 \quad (5.9)$$

اکائی متوازن بجٹ ضارب سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ حکومت کی مالیات میں ٹیکسوں میں 100 کے اضافہ پر آمدنی میں بھی 100 کا اضافہ ہوتا ہے۔ اسے مثال 1 میں دیکھا جاسکتا ہے جہاں جب سرکاری اخراجات میں 100 کا اضافہ ہوتا ہے برآمد میں 500 کا اضافہ ہوتا ہے۔ ٹیکس میں اضافہ سے آمدنی میں 400 کی کمی ہوتی ہے اور آمدنی میں خالص اضافہ 100 کے برابر ہوتا ہے۔ متوازن کا مطلب اس آخری آمدنی سے ہے جسے کافی طویل مدت میں ضارب کے ذریعہ اپنے سبھی دور پورے کرنے کے بعد حاصل کرتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ برآمد میں ٹھیک اتنا ہی اضافہ ہوتا ہے جتنا اضافہ سرکاری خرچ میں۔ یہاں ٹیکسوں میں اضافہ کے سبب کوئی ترغیبی صرف خرچ نہیں ہوتا ہے۔ یہ دیکھنے کے لیے کہ یہاں کیا ہونا چاہیے ہم ضارب عمل کا جائزہ لیتے ہیں۔ سرکاری خرچ میں ایک متعین مقدار میں اضافہ سے آمدنی براہ راست اسی مقدار میں بڑھتی ہے اور بالواسطہ طور پر ضارب سلسلے کے ذریعہ آمدنی میں اضافہ اسی طرح ہوتا ہے۔

$$\Delta Y=\Delta G+c\Delta G+c^{2}\Delta G+....=\Delta G(I+c+c^{2}+....) \quad (5.10)$$

لیکن ٹیکس میں اضافہ کا ضارب عمل میں بھی دخل ہوتا ہے، جب قابل صرف آمدنی میں کٹوتی سے صرف میں کمی ٹیکسوں سے c گنا کٹوتی کے برابر ہوتی ہے، لہذا ٹیکس اضافہ کا آمدنی پر اثر اس طرح حاصل ہوتا ہے۔

$$\Delta Y = C\Delta T - c^{2}\Delta T + ... = -\Delta T(C + C^{2} + ...,,) \quad (5.11)$$

دونوں کے فرق سے آمدنی پر خالص اثر ہوتا ہے۔ چونکہ $\Delta G = \Delta T$ = (5.10) اور (5.11) سے ہمیں $\Delta G = \Delta G$ حاصل ہوتا ہے۔ یعنی آمدنی میں اتنی ہی مقدار میں اضافہ ہوتا ہے جتنا کہ سرکاری اخراجات میں اور متوازن بجٹ ضارب اکائی کے برابر ہوتا ہے۔ اس ضارب کو مساوات 5.3 سے بھی حسب ذیل اخذ کیا جاسکتا ہے۔

$$\Delta Y = \Delta G + c(\Delta Y - \Delta T) \quad (5.12)$$

کیونکہ اصل کاری تبدیل نہیں ہوتی $(\Delta 1 = 0)$

چونکہ $\Delta \bar{G} = \Delta T$ اس لیے ہم پاتے ہیں کہ

$$\frac{\Delta Y}{\Delta G} = \frac{1-C}{1-C} = 1 \quad (5.13)$$

متناسب ٹیکسوں کا معاملہ: ایک حقیقی مفروضہ یہ ہوگا کہ حکومت ایک قائم کردہ ٹیکسوں کی شکل میں آمدنی کے t اکٹھا کرتی ہے تاکہ $xT = tY$ – تناسب ٹیکسوں کے ساتھ صرف تفاعل درج ذیل ہے۔

$$C = C + = (Y - tY + T\bar{R}) = \bar{C} + c(1-t)Y + cT\bar{R} \quad (5.14)$$

ہم غور کرتے ہیں کہ متناسب ٹیکسوں سے آمدنی کی ہر ایک سطح پر نہ صرف صرف کم تر ہوتا ہے، بلکہ صرف تفاعل کی ڈھلان بھی کم تر ہوتی ہے۔ آمدنی سے صرف کا حاشیائی رجحان $C(1 - t)$ تک گرتا ہے۔ کل مانگ شیڈول AD کا مقاطعہ بڑا لیکن سپاٹ ہوتا ہے جیسا کہ شکل 5.3 میں دکھایا گیا ہے۔
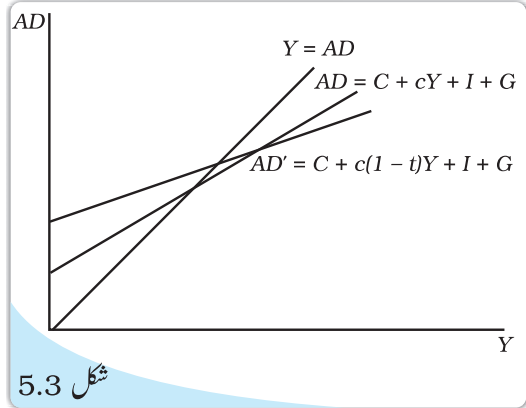
شکل 5.3

حکومت اور مجموعی مانگ (متناسب ٹیکس سمیت مانگ (AD) شیڈول کو نسبتاً سپاٹ بناتا ہے۔

اب ہمارے پاس

$$AD = \bar{C} + c(1 - t)Y + c\overline{TR} + \bar{I} + G = \bar{A} + c(1 - t)Y \quad (5.15)$$

جہاں $\bar{A}$ = آزاد خرچ ہے اور $\bar{C} + c\,\overline{TR} + I + G$ کے برابر ہوتا ہے، پیداوار بازار میں آمدنی کے تعین کی شرط $Y = AD$ ہوتی ہے جسے اس طرح لکھا جا سکتا ہے۔

شیڈول کو نسبتاً سپاٹ بناتا ہے۔

$$Y = \frac{1}{1 - c(1 - t}\bar{A} \quad (5.16)$$

آمدنی کے توازنی سطح کے لئے حل کرنے پر

$$Y = \frac{1}{1 - c(1 - t}\bar{A} \quad (5.17)$$

تا کہ ضارب درج ذیل ہو

$$\frac{\Delta Y}{\Delta A} = \frac{1}{1 - c(1 - t)} \quad (5.18)$$
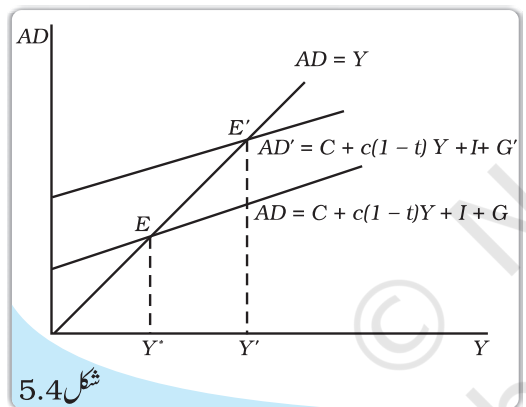
شکل 5.4

سرکاری آمدنی میں اضافہ (متناسب ٹیکسوں میں)

یک مشت ٹیکس کس صورت میں ضارب کی قدر سے اس کا موازنہ کرنے پر ہمیں قلیل قدر حاصل ہوتی ہے یک مشت ٹیکس کی صورت میں سرکاری خرچ میں اضافہ کے نتیجے میں جب آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے تو صرف میں آمدنی میں اضافہ کا c گنا اضافہ ہوتا ہے۔ متناسب ٹیکس کے ساتھ صرف میں کم اضافہ ہوتا ہے، $C - Ct = C(1 - t)$ گنا آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔ G میں تبدیلی کے لئے اب ضارب درج ذیل ہوگا۔

$$\Delta Y = \Delta\bar{G} + c(1 - t)\Delta Y \quad (5.19)$$

$$\Delta Y = \frac{1}{1 - c(1 - +)}\Delta\bar{G} \quad (5.20)$$

آمدنی میں Y سے Y کا اضافہ ہوتا ہے۔

شکل 5.5

متناسب ٹیکس کی شرح میں کٹوتی کا اثر
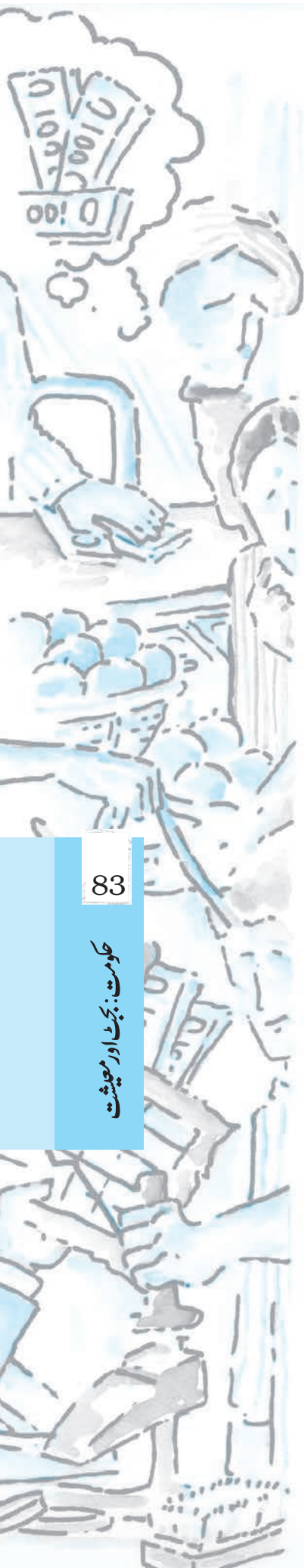
نتیجتاً ٹیکسوں میں کمی کا اثر پڑتا ہے جس سے صرف کا رجحان بڑھ جاتا ہے۔ AD خط میں اوپر کی طرف AD تک شفٹ ہوتا ہے۔ آمدنی کی ابتدائی سطح پر شے کی کل مانگ برآمد سے زیادہ ہوتی ہے کیونکہ ٹیکس میں کٹوتی کے سبب صَرف میں اضافہ ہوتا ہے اب آمدنی کی نئی اونچی سطح 'Y ہے۔

مثال 5.2

مثال 5.1 میں اگر شرح ٹیکس 0.25 لیتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ آمدنی میں ہر ایک اکائی کے اضافے کے لیے صرف میں پہلے کے 0.80 کی جگہ پر $0.60(c(I-T) = 0.8X0.75$ کا اضافہ ہوگا۔ لہذا پہلے کے مقابلے صرف میں کم اضافہ ہوگا۔ حکومت کے اخراجات ضارب $25 = \frac{1}{1-0.6} = \frac{1}{I.c(I-t)}$ ہوگا جو یک مشت ٹیکسوں سے حاصل رقم سے کم ہے۔ اگر سرکاری اخراجات میں 100 کا اضافہ ہو تو برآمد میں سرکاری اخراجات میں اضافے کے ضارب کے ذریعہ کئی گنا اضافہ ہوگا یعنی $2.5X100 = 250$. ہاں یک مشت ٹیکسوں کے ساتھ برآمد میں اضافے سے کم ہوتا ہے۔

متناسب آمدنی ٹیکس خودکار استحکامیہ یعنی ایک ضربہ گیر کے طور پر عمل کرتا ہے، کیونکہ اس سے کل گھریلو پیداوار میں اتار چڑھاؤ کے تئیں قابل صرف آمدنی اور صرف کا خرچ کم حساس ہوتا ہے۔ جب کل گھریلو پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے تو قابل صرف آمدنی بھی بڑھتی ہے لیکن کُل گھریلو پیداوار میں اضافہ سے کم کیونکہ اس کا ایک جز ٹیکسوں کی شکل میں نکل جاتا ہے۔ اس سے صرف اخراجات میں اوپری جانب اتار چڑھاؤ کو محدود کرنے میں مدد ملتی ہے۔ سرد بازاری کے دوران جب کُل گھریلو پیداوار میں گراوٹ آتی ہے تو قابل صَرف آمدنی مقرر ہونے کی حالت میں آنی چاہیے۔ اس سے کل مانگ میں کمی آتی ہے اور معیشت میں استحکام پیدا ہو جاتا ہے۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اصل کاری مانگ میں غیر مطلوبہ شفٹ کے اثرات کو متوازن کرنے میں ان مالیاتی پالیسی وسیلوں میں تنوع ہو سکتا ہے۔ یعنی اگر اصل کاری میں I_0 سے I_1 تک گراوٹ آتی ہے تو سرکاری اخراجات میں G_0 سے G_1 کا اضافہ ہو آزاد خرچ $(C + I_0 + G_0 = C + I_1 + G_1)$ اور توازنی آمدنی یکساں رہے گی۔ مالیاتی نظام میں پنہاں خودکار استحکامیہ خصوصیات سے امتیاز کے لیے اسے اختیاری مالیاتی پالیسی کہا جاتا ہے، جو کہ معیشت کو مستحکم کرنے کی ایک منصوبہ بند کارروائی ہے۔ یہ بات سامنے آچکی ہے کہ متناسب ٹیکسوں سے معیشت کو چڑھاؤ اور اتار حرکات کے خلاف استحکامیہ حالت میں لانے میں مدد ملتی ہے۔ فلاحی متبادل سے بھی آمدنی کا استحکام ہوتا ہے۔ تیزی کے دوران جب روزگار زیادہ ہوتا ہے، صرفی اخراجات کی اونچی سطح پر استحکام کا دباؤ بنانے والی فلاحی ادائیگی مالیاتی بندوبست کے لیے جمع کی گئی ٹیکس وصولیابیوں میں اضافہ ہوتا ہے؟ اس کے برعکس سرد یا کساد بازی کے دوران ان فلاحی ادائیگیوں سے صَرف برقراری میں مدد ملتی ہے۔ مزید نجی شعبہ میں بھی داخلی استحکامیہ ہوتی ہیں۔ قلیل مدت میں آمدنی میں تبدیلی کے باوجود کارپوریشن اپنے منافع کو قائم رکھتے ہیں اور خاندان اپنی ماقبل معیار زندگی کو بنائے رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ سبھی کسی فیصلہ ساز کے ذریعہ کسی بھی کارروائی کرنے کی ضرورت کے بغیر ضربہ گیر (Shockabsorbers) کے طور پر کام کرتے ہیں یعنی یہ خود کام کرتے ہیں لیکن داخلی استحکامیہ سے معیشت بہر حال صرف میں اتار چڑھاؤ کے ایک حصے میں کمی ہوتی ہے۔ باقی ماندہ منصوبہ بند پالیسی اقدامات کے ذریعہ ہونا چاہیے۔

متبادلات (Transfers): ہم فرض کرتے ہیں کہ اشیا اور خدمات پر سرکاری خرچ میں اضافہ کے بجائے حکومت فلاحی ادائیگیوں، کا محاصل ($\bar{TR}$) میں اضافہ کرتی ہے۔ آزاد خرچ میں $c\Delta \bar{TR}$ کا اضافہ ہوگا لہٰذا برآمد میں اضافہ ہوگا۔ یہ اضافہ سرکاری اخراجات میں اضافہ کی مقدار سے کم ہوگا کیونکہ فلاحی ادائیگی میں کسی طرح اضافے ایک حصے کی بچت کر لی جاتی ہے۔ متبادلات میں تبدیلی کے لیے توازنی آمدنی میں تبدیلی درج ذیل ہوگی۔

یعنی
$$\Delta Y = \frac{c}{1-c}\Delta TR \quad (5.21)$$

یا

$$\frac{\Delta Y}{\Delta TR} = \frac{c}{1-c} \quad (5.22)$$

مثال 5.3

ہم فرض کرتے ہیں کہ صَرف کا حاشیای رجحان 0.75 ہے اور ٹیکس یک مشت ہے۔ متوازن آمدنی میں تبدیلی $\Delta Y = \frac{1}{1-0.75}\Delta G = 4 \times 20 = 80$ کے برابر ہوگا۔ متبادلات میں 20 کے اضافے سے توازن آمدنی میں $\Delta Y = \frac{0.75}{1-0.75}\Delta TR = 3 \times 20 = 60$ کا اضافہ ہوگا۔ اس طرح یہ بات سامنے آتی ہے کہ آمدنی میں اضافہ سرکاری خرید میں اضافہ کے مقابلے میں کم ہوتا ہے۔

قرض (Debt)

بجٹ خسارے کے لیے مالیاتی بندوبست یا تو ٹیکس کاری قرض یا نوٹ چھاپ کر کیا جانا چاہیے۔ حکومت اکثر قرض لینے پر منحصر رہتی ہے جسے سرکاری قرض کہتے ہیں۔ خسارے اور قرض کے تصورات میں قریبی تعلق ہوتا ہے۔ خسارے کو ایک بہاؤ کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے جس سے قرض کے اسٹاک میں اضافہ ہوتا ہے۔ اگر حکومت قرض لینے کا سلسلہ ایک سال کے بعد دوسرے سال بھی جاری رکھتی ہے تو یہ قرض کی جمع کاری ہوتی ہے اور حکومت کو قرض کے طور پر زیادہ سے زیادہ ادا کرنا پڑے گا۔ یہ سود ادائیگیاں خودبخود قرض میں معاون ہوتی ہیں۔

سرکاری قرض کی مناسب مقدار کا تناظر: اس معاملے کے دو باہمی متعلق پہلو ہیں۔ پہلا کیا سرکاری قرض ایک بوجھ ہوتا ہے اور دوسرے، قرض کے لیے مالیات فراہمی کا معاملہ۔ قرض کے بوجھ کا ذکر کرتے وقت یہ خیال رہے کہ سرکاری قرض چھوٹے تاجر کے قرض جیسا نہیں ہوتا لہٰذا ہمیں جزوی طور پر غور کرنے کے بجائے کلی طور پر غور کرنا چاہیے۔ کسی تاجر کے خلاف حکومت ٹیکس کاری کے ذریعہ اور نوٹ چھاپ کر وسائل میں اضافہ کر سکتی ہے۔

قرض لے کر سرکار صَرف کا بوجھ کم کرنے کے لیے اگلی نسل کو منتقل کر دیتی ہے کیونکہ حکومت آج بانڈ جاری کر کے عوام سے جو قرض اختیار کرتی ہے اس کی ادائیگی تقریباً 20 سال بعد ٹیکس میں اضافہ کر کے کر سکتی ہے۔ یہ ٹیکس ان آبادیات پر لگائے جا

سکتے ہیں جس نے ابھی کام کرنا شروع ہی کیا ہے۔ ان کی قابل صرف آمدنی میں کمی ہوگی اور اس طرح صرف میں کمی آئے گی۔ اس طرح یہ دلیل دی جاتی ہے کہ قومی بجٹوں میں گراوٹ آئے گی۔ اس کے علاوہ عوام سے حکومت کے ذریعہ قرض لیے جانے سے نجی شعبہ کے لیے دستیاب بچت میں بھی کمی آئے گی کیونکہ قرض اگلی نسل پر بوجھ کے طور پر عمل کرتا ہے۔

روایتی طور پر یہ دلیل دی جاتی ہے کہ جب حکومت ٹیکسوں میں کٹوتی کرتی ہے اور خسارے کا بجٹ بناتی ہے تو صارف زیادہ خرچ کر کے ٹیکس سے بچنے والی آمدنی کا استعمال کرتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ لوگ دور اندیش نہ ہوں اور بجٹ خسارے کے ضمنی مفہوم کو نہ سمجھتے ہوں۔ وہ نہیں سمجھ سکتے کہ مستقبل میں کسی وقت حکومت کو قرض اور جمع سود کی ادائیگی کے لیے ٹیکسوں میں اضافہ کرنا پڑے گا۔ اگر وہ اسے سمجھ بھی لیتے ہیں تو بھی امید کرتے ہیں کہ مستقبل میں یہ بوجھ ان پر نہیں پڑے گا بلکہ اگلی نسلوں پر پڑے گا۔

اس کی جوابی دلیل یہ ہے کہ صارف دور اندیش ہوتے ہیں اور ان کا خرچ نہ صرف یہ کہ موجودہ آمدنی پر انحصار کرتا ہے بلکہ وہ مستقبل میں ہونے والی آمدنی کی امید سے بھی خرچ کرتے ہیں۔ وہ سمجھیں گے کہ آج قرض لینے سے مستقبل میں ٹیکس اونچا ہوگا۔ مزید صارف آنے والی نسل کے بارے میں بھی فکرمند رہتے ہیں کیونکہ آنے والی نسلیں موجودہ نسل کے ہی بچے یا نواسے پوتے ہوتے ہیں اور خاندان جو اس بارے میں فیصلہ لینے والی ایک اکائی ہے ہمیشہ موجود رہتی ہے۔ وہ اب اپنی بچت میں اضافہ کریں گے جس سے حکومت کی بے بچتی میں اضافہ پوری طرح سے متوازن ہو جائے گا یا اس کی تلافی ہو جائے گی اس سے قومی بچت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ اس خیال کو ریکارڈو معدلت کہتے ہیں۔ ڈیوڈ ریکارڈو 19 ویں صدی کے عظیم ماہرین معاشیات میں سے ایک تھے جنھوں نے سب سے پہلے کہا تھا کہ اونچے خسارے کی صورت میں لوگ زیادہ بچت کرتے ہیں۔ اسے تعدیل اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ ٹیکس کاری اور قرض کاری خرچ کے لیے مالیاتی فراہمی کے مساوی ذرائع ہیں۔ آج جب حکومت قرض لے کر خرچ میں اضافہ کرتی ہے، جسے مستقبل میں ٹیکسوں کے ذریعہ ادا کیا جائے گا تو معیشت پر اس کا ویسا ہی اثر پڑے گا جیسا کہ شرح میں اضافے کے ذریعہ مالیاتی بندوبست کر کے سرکاری خرچ میں اضافے سے پڑتا ہے۔

اکثر یہ دلیل دی جاتی ہے کہ ''قرض سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ ہم اپنے لیے قرض لیتے ہیں'' یہی وجہ ہے کہ اگرچہ دو نسلوں کے درمیان وسائل کی منتقلی ہوتی ہے پھر بھی قوت خرید ملک کے ماتحت ہوتی ہے۔ تاہم غیر ملکیوں سے لیا گیا کوئی بھی قرض ایک بوجھ ہوتا ہے، کیونکہ ہمیں سود ادائیگی کے لحاظ سے اشیا بیرونی ممالک کو بھیجنی پڑتی ہیں۔

خسارے اور قرض کے دیگر تناظر: خسارے کی اہم تنقیدوں میں ایک یہ بھی ہے کہ خسارے ہمیشہ زر افراطی ہوتے ہیں۔ یہ اس لیے ہے کیونکہ جب حکومت خرچ میں اضافہ یا ٹیکسوں میں کٹوتی کرتی ہے تو کل مانگ میں اضافہ ہوتا ہے۔ فرم زیادہ مقدار میں جتنا کہ موجودہ قیمت پر مانگ کی جاتی ہے اتنے کی پیداوار کرنے میں نااہل ہو سکتی ہے۔ اس سے قیمت میں اضافہ ہوگا، لیکن اگر وسائل کا مناسب استعمال نہ کیا گیا ہو تو مانگ میں کمی کے سبب برآمد (out put) کو روک لیا جاتا ہے۔ اونچے مالیاتی خسارے کے ساتھ مانگ اونچی اور برآمد بہت زیادہ ہوتا ہے اسی لیے اس کے افراطی ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔

اکثر دلیل یہ دی جاتی ہے کہ اصل کاری میں کمی سے نجی شعبہ کے لیے دستیاب بچت کی مقدار میں کمی ہوتی ہے۔ یہ اس لیے ہے کیونکہ اگر حکومت اپنے خسارے کی تکمیل کے لیے بانڈ جاری کر کے نجی لوگوں سے قرض اختیار کرنے کا فیصلہ لیتی ہے تو یہ بانڈ،

کارپوریٹ بانڈوں اور دیگر مالیاتی وسائل کے ساتھ فنڈوں کی دستیاب رسد کے لیے مسابقت کریں گے۔اگر کچھ نجی بچت کار بانڈ خریدنے کا فیصلہ کرتے ہیں تو نجی شعبوں میں اصل کاری کے لیے باقی فنڈ کی مقدار قلیل ہوگی۔اس طرح جب حکومت معیشت کی کل بچت کے شیئر میں اضافے کا دعویٰ کرے گی تو بعض نجی قرض حاصل کنندگان مالیاتی بازاروں کے نرغے میں آجائیں گے۔یہ بات بھی قابل غور ہے کہ معیشت کی بچت کا بہاؤ تب تک مقرر نہیں ہوگا جب تک ہم یہ نہ مان لیں کہ آمدنی میں اضافہ نہیں ہوسکتا ہے۔اگر حکومتی خسارہ پیداوار میں اضافے کا ہدف حاصل کرنے میں کامیاب ہوتا ہے تو آمدنی زیادہ ہوگی اور بچت میں بھی اضافہ ہوگا۔اس صورت میں حکومت اور صنعت دونوں زیادہ سے زیادہ قرض اختیار کرسکتے ہیں۔

اگر حکومت بنیادی ساخت میں اصل کاری کرتی ہے تو آنے والی نسلیں بہتر حالت میں ہوں گی لیکن اس طرح کی اصل کاریوں کے حاصل شرح سود سے یقینی طور پر زیادہ ہوگا۔برآمد میں اضافے سے ہی حقیقی قرض کی ادائیگی کی جاسکتی ہے۔تب قرض کو بوجھ کے طور پر نہیں دیکھا جائے گا اور کل معیشت کی نمو میں قرض کے اضافے کا جواز ثابت ہوگا۔

خسارے میں کٹوتی: ٹیکسوں میں اضافہ یا خرچ میں کٹوتی سے حکومت خسارے میں کمی کی جاسکتی ہے۔ہندوستان میں حکومت ٹیکس محاصل میں اضافے کے لیے راست ٹیکسوں پر زیادہ بھروسہ کرتی ہے (بلا واسطہ ٹیکس اپنی فطرت میں تنزلی (Regressing) ہوتے ہیں اور ان کا اثر سبھی آمدنی گروپ کے لوگوں پر یکساں طور پر پڑتا ہے) پبلک سیکٹر انڈرٹیکنگ (PSUs) کے شیئروں کے فروخت کے ذریعہ وصولیابیوں میں اضافہ کرنے کی بھی ایک کوشش کی گئی ہے* لیکن سرکاری خرچ میں کٹوتی پر خصوصی زور دیا گیا ہے۔حکومت کی سرگرمیوں کو بہتر منصوبہ بند پروگراموں اور انتظامیہ کے ذریعہ چلانے سے ہی سرکاری اخراجات میں کٹوتی کی جاسکتی ہے۔پلاننگ کمیشن کے ذریعہ حال ہی میں کیے گئے ایک مطالعہ میں[4] میں یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ غریبوں تک 1 روپے کا فائدہ پہنچانے کے لیے حکومت غذائی سبسڈی کی شکل میں 3.65 روپے خرچ کرتی ہے۔جو اس مقصد سے ہوتا ہے کہ نقد رقم کی منتقلی سے لوگوں کی فلاح میں اضافہ ہوگا۔حکومت جن میدانوں میں کام کرتی رہی ہے ان میں سے کچھ کو نکال دیا جائے تو زراعت، تعلیم، انسداد غربت جیسے اہم شعبوں میں حکومت کے پروگراموں کو روکنے سے معیشت پر مخالف اثر پڑے گا۔بہت سے ملکوں کی حکومتیں از حد خسارے کو برداشت کرتی ہے۔قبل متعین سطحوں پر خرچ میں اضافہ کے لیے حکومت خود پر بندشیں عائد کرتی ہے۔(باکس 5.1 میں ہندوستان میں ایف۔آر۔بی۔ایم۔اے کی اہم خصوصیات کا بیان کیا گیا ہے) درج بالا عوامل کو ذہن میں رکھتے ہوئے ان کا جائزہ لینا ہوگا۔ہمیں یہ خیال رکھنا ہوگا کہ بڑے خسارے ہمیشہ زیادہ توسیع مالیاتی پالیسی کا نتیجہ نہیں ہوتے۔یکساں مالیاتی پالیسیاں بڑے یا چھوٹے دونوں طرح کے خساروں کا باعث ہوسکتی ہیں، جو معیشت کی صورت پر انحصار کرتا ہے۔بطور مثال اگر کسی معیشت میں سرد بازاری اور کل گھریلو پیداوار میں گراوٹ دیکھنے کو ملتی ہے تو اس کی وجہ ہے کہ فرم اور خاندان کی جب آمدنی کم ہوتی ہے تو وہ کم ٹیکس ادا کرتے ہیں۔مطلب یہ ہے کہ سرد بازاری کی صورت میں خسارے میں اضافہ ہوتا ہے اور تیزی کی صورت میں کمی جب کہ مالیاتی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے۔

4۔ "Performance Evaluation of the Targeted Public Distribution System" by the Programme Evaluation Organisation، پلاننگ کمیشن

خلاصہ

1۔ عوامی اشیا کا نجی اشیا سے الگ اجتماعی صَرف ہوتا ہے۔عوامی اشیا کی دو اہم خصوصیات ہوتی ہیں۔ یہ غیر مسابقتی ہوتی ہیں یعنی ایک فرد دوسرے کی تسکین میں کمی کیے بغیر اپنی تسکین میں اضافہ کر سکتا ہے اور یہ عوامی اشیا ایک دوسرے کے مقابل نہیں ہوتی ہیں۔یعنی کسی کو ان اشیا کا فائدہ اٹھانے سے محروم کرنے کا کوئی ممکنہ طریقہ نہیں۔اس سے ان کے استعمال کی فیس جمع کرانا مشکل ہوتا ہے اور نجی مہم جوئی عام طور پر ایسی اشیا کو مہیا نہیں کرتی ہیں۔لہٰذا حکومت ہی عوامی اشیا فراہم کراتی ہے۔

2۔ ان تین تفاعل تعین، تقسیم نو اور استحکام کا عمل حکومت کے اخراجات اور وصولیابیوں کے ذریعہ انجام دیا جاتا ہے۔

3۔ بجٹ میں حکومت کی وصولیابیوں اور خرچ کا بیان ہوتا ہے۔موجودہ مالیاتی ضرورتوں اور ملک کی پونجی اسٹاک میں اصل کاری کے درمیان امتیاز کرنے کے لحاظ سے بجٹ کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔(1) محاصل بجٹ (2) پونجی بجٹ

4۔ مالیاتی خسارے کے فی صد میں محاصل کے اضافے سے کم تر تشکیل اصل سمیت سرکاری اخراجات کے معیار میں گراوٹ ظاہر ہوتی ہے۔

5۔ متناسب ٹیکسوں سے آزاد خرچ ضارب کم ہوتا ہے کیونکہ ٹیکسوں کے بعد باقی آمدنی میں سے صَرف کے حاشیای رجحان میں کمی آجاتی ہے۔

6۔ اگر عوامی قرض سے مستقبل میں برآمد میں کمی پیدا ہوتی ہے تو یہ ایک طرح کا بوجھ ہے۔

کلیدی تصورات

عوامی اشیا	Public goods
خودکار استحکامیہ	Automatic stabiliser
اختیاری مالیاتی پالیسی	Discretionary fiscal policy
ریکارڈو کی معدلت	Ricardian equivalence

باکس 5.2 مالیاتی ذمہ داری اور بجٹ مینجمنٹ ایکٹ، 2003 (FRBMA)

کثیر پارٹی پارلیمانی نظام میں اخراجات سے متعلق پالیسیوں کے تعین میں انتخاب کنندگان سے کا اہم کردار رہتا ہے۔ یہ دلیل دی جاتی ہے کہ قانون سازی کا اہتمام جو سبھی حکومتوں کے حال اور مستقبل کے لیے قابل اطلاق ہوتا ہے خسارے پر قابو پانے میں مؤثر ہوتا ہے۔اگست 2003 میں FRBMA کے نفاذ سے مالیاتی اصلاحات اور دانشمندانہ مالیاتی پالیسی کی تعمیل کے لیے ادارہ جاتی ڈھانچے کے ذریعہ حکومت کے لیے بندش پیدا کرنے کی سمت ایک اہم قدم ثابت ہوا۔مرکزی حکومت کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ نسلوں کے درمیان معدلت ہو اور کافی محاصل زائد کے حصول سے طویل مدتی کلی معاشی استحکام حاصل ہو۔زری پالیسی کے تین مالیاتی رکاوٹ کو دور کرتے ہوئے اور خسارے نیز قرض کو محدود کرتے ہوئے مؤثر قرض بندوبست ہو۔ جولائی، 2004 سے مؤثر اس ایکٹ کے اصولوں کا رسمی اعلان کیا گیا۔

اہم خصوصیات

1۔ یہ ایکٹ مرکزی حکومت کو مالیاتی خسارہ اور محاصل خسارے میں کمی کرنے کے موزوں اقدامات کیے جانے کے احکامات صادر کرتا ہے، جس سے 31 مارچ 2009 تک خسارہ محاصل کو دور کیا جا سکے اور اس کے بعد کافی محاصل زائد کی تشکیل ہوئی۔

2۔ اس میں ہر سال کی کل گھریلو پیداوار کا 0.3 فی صد مالیاتی خسارے میں کٹوتی اور 0.5 فی صد خسارہ محاصل کٹوتی کی ضرورت بتائی گئی ہے۔ اس کی وصولیابی اگر ٹیکس محاصل سے نہیں ہوتی تو خرچ میں کٹوتی سے ضرور تطابق ہونا چاہیے۔

3۔ مخصوص ہدف سے زیادہ حقیقی خسارے میں اضافہ صرف قومی سلامتی یا قدرتی آفات کی بنیاد پر یا دیگر ایسی ناگہانی صورت جس کی صراحت مرکزی حکومت کرتی ہے، کی بنیاد پر ہی ہو سکتی ہے۔

4۔ مرکزی حکومت ریزرو بینک آف انڈیا سے نقد وصولیابیوں پر نقد ادائیگیوں کے عارضی زائد کو پورا کرنے کے لیے پیشگی کے علاوہ کسی بھی طرح کا قرض نہیں لے گی۔

5۔ ریزرو بینک آف انڈیا 07-2006 سے مرکزی حکومت کی ضمانتوں) سیکورٹیوں کی ابتدائی اجرا کو نہیں خریدے گا۔

6۔ مالیاتی عمل میں از حد شفافیت لانے کے لیے اقدامات کیے جانے چاہئیں۔

7۔ مرکزی حکومت کو پارلیمنٹ میں دونوں ایوانوں کے سامنے سالانہ مالیاتی بیان کے ساتھ تین بیانات وسط مدتی مالیاتی پالیسی بیان، مالیاتی پالیسی حکمت عملی بیان اور کلی معاشی ڈھانچہ جاتی بیان پیش کرنا ہوگا۔

8۔ بجٹ کے سلسلے میں وصولیابیوں اور اخراجات کے رجحانات سہ ماہی جائزہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے سامنے پیش کرنا ہوگا۔

یہ صرف مرکزی حکومت پر نافذ ہوتا ہے۔ حالانکہ کرناٹک، کیرل، پنجاب، تمل ناڈو اور اتر پردیش جیسی ریاستوں میں مالیاتی ذمہ داری سے متعلق قانون کا نفاذ کیا گیا ہے، لیکن جب تک سبھی ریاستوں کی حصہ داری نہیں ہوگی تب تک مالیاتی استحکام، نمو اور کلی معاشی استحکام کا مقصد پورا نہیں ہوگا۔ حکومت نے ٹیکس جال کی توسیع اور اس کی بہتر تعمیل کی کوشش کی ہے، اس ایکٹ کے ذریعہ مطلوبہ ہدف کو پورا کرنے کے لیے فلاحی خرچ میں کٹوتی کا خدشہ موجود رہتا ہے۔

ایف آر بی ایم جائزہ کمیٹی (FRBM Review Committee)

پچھلے 13 برسوں میں جب سے ایف آر بی ایم قانون نافذ ہوا ہے، ہندوستانی معیشت ایک اوسط آمدنی والی معیشت بن گئی ہے۔ ایف آر بی ایم کے نفاذ کے وقت ایک عام خیال یہ تھا کہ مالی ضابطے زیادہ بہتر تھے۔ البتہ، اس وقت سے ترقی یافتہ ممالک اس سے نکل چکے ہیں، لیکن ہندوستان میں حکومت نے ایف آر بی ایم میں قائم کردہ مالی پالیسی کے اصولوں میں اپنے اعتماد کا اعادہ کیا ہے۔ اس لیے، 2003 میں تیار کردہ بنیادی فریم ورک کو برقرار رکھنے کے لیے حمایت بھی موجود ہے۔ لیکن ہندوستان میں بدلتی ہوئی صورت حال میں اسے شامل کرنے کی خاطر مستقبل میں ترقی کی راہ پر نظر رکھتے ہوئے اس کی تجدید کا کام ایف آر بی ایم کی جائزہ کمیٹی کو سونپا گیا ہے۔

باکس 5.3: جی ایس ٹی: ایک ملک، ایک ٹیکس، ایک مارکیٹ

Box 5.3: GST: One Nation, One Tax, One Market

اشیا اور خدمت ٹیکس (GST) ایک واحد جامع بالواسطہ ٹیکس ہے جو یکم جولائی 2017 سے مینوفیکچرر (پیداوار کرنے والے) خدمات فراہم کرنے والے سے بلکہ صارفین تک اشیا اور خدمات کی سپلائی پر عائد ہوتا ہے۔ یہ منزل (Destination) پر مبنی استعمال پر عائد ہونے والا ٹیکس ہے جس کی سپلائی چین میں لاگت (Input) ٹیکس قرض کی سہولت موجود ہے۔ یہ پورے ملک میں ایک ہی جیسی اشیاء/ خدمات پر ایک ہی شرح سے نافذ ہے۔ اس میں بہت سے مرکزی اور ریاستی ٹیکس اور محصولات کو شامل کر لیا گیا ہے۔ اس نے اشیا اور خدمات پر عائد پیداواری/ اشیا کی فروخت یا خدمات کی فراہمی کے ٹیکس اور محصولات کی جگہ لے لی ہے۔

چونکہ معیشت میں ایسی بہت سی ثانوی اشیا/ خدمات تھیں جو ملک میں پیدا/ فراہم کی جا رہی تھیں اور جی ایس ٹی نظام سے پہلے ان میں نہ صرف ہر مرحلے میں اضافی قدر کا ٹیکس عائد ہوتا تھا بلکہ اشیا اور خدمات کی کل قدر پر بھی ٹیکس عائد ہوتا تھا جس میں لاگت ٹیکس کریڈٹ (ITC) کی سہولت کا بہت کم استعمال ہو سکتا تھا۔ کل قدر میں ثانوی اشیا/ خدمات پر ادا کردہ ٹیکس شامل ہوتے ہیں۔ اس سے ٹیکس میں اضافہ ہوتا ہے۔ جی ایس ٹی کے تحت، ٹیکس سپلائی کے ہر مرحلے پر لیا جاتا ہے اور ادا کردہ ٹیکس پر کریڈٹ پر پچھلے مرحلے سے دستیاب ہوتا ہے تاکہ اشیا اور خدمات کی سپلائی کے اگلے مرحلے پر اس کا اثر نہ پڑے۔ اپنی وسیع اور تیزی سے بڑھتی ہوئی معیشت کے پیش نظر یہ پورے ملک میں ٹیکس میں موجود امتیاز کو ختم کرتا ہے اور تمام اشیا اور خدمات پر اضافی قدر پر ٹیکس کے اصول کو فروغ دیتا ہے۔

اس نے مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے ذریعہ عائد کردہ مختلف قسم کے ٹیکسوں/محصولات کی جگہ لی ہے۔ مرکزی حکومت جو ٹیکس عائد کرتی ہے ان میں مرکزی ایکسائز ڈیوٹی، سروس ٹیکس، مرکزی سیلز ٹیکس، کے کے سی اور ایس بی سی جیسے محصولات وغیرہ شامل ہیں۔ ریاستی ٹیکس کے اہم ٹیکسوں میں ویٹ/ سیلز ٹیکس، داخلہ ٹیکس، لگزری ٹیکس، چنگی، تفریحی ٹیکس، اشتہارات پر ٹیکس، لاٹری/ سٹہ/ جوئے پر ٹیکس اور اشیا پر محصولات وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ یہ سب جی ایس ٹی میں ختم کر دیے گئے ہیں۔ فی الحال پانچ پیٹرولیم مصنوعات کو جی ایس ٹی سے باہر رکھا گیا ہے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ انھیں بھی جی ایس ٹی میں ضم کر لیا جائے گا۔ ریاستی حکومتیں انسانی استعمال والی الکحل پر ویٹ عائد کرتی رہیں گی۔ تمباکو اور تمباکو والی مصنوعات پر جی ایس ٹی اور مرکزی ایکسائز ڈیوٹی دونوں عائد ہوں گی۔ جی ایس ٹی کے تحت پورے ملک میں تمام اشیا اور/ یا خدمات پر چھ معیاری شرحیں نافذ کی گئی ہیں۔ ان میں 0%, 3%, 5%, 12%, 18% اور 28% شامل ہیں۔

جی ایس ٹی آزادی کے بعد سے ملک میں سب سے بڑی ٹیکس اصلاح ہے اور اسے پارلیمنٹ کے ایک خصوصی اجلاس میں 30 جون/ یکم جولائی 2017 میں آدھی رات کو نافذ کیا گیا۔ آئین کی 101 ویں ترمیم کو صدر جمہوریہ ہند نے 8 ستمبر 2016 کو منظوری دی تھی۔ آئین کی دفعہ 246A میں کی گئی ترمیم سے پارلیمنٹ اور تمام ریاستوں کی قانون ساز اسمبلیوں کو مرکزی حکومت اور ریاستوں کے ذریعہ نافذ کیے جانے والے جی ایس ٹی کے نفاذ کا اختیار دیا گیا۔ اس کے بعد جی ایس ٹی میں سی جی ایس ٹی ایکٹ، یوٹی جی ایس ٹی ایکٹ اور ایس جی ایس ٹی ایکٹ نافذ کیے گئے۔ جی ایس ٹی نے اشیا اور خدمات پر عائد ہونے

والے ٹیکسوں کی پیچیدگی کو دور کر کے اسے آسان بنایا ہے۔ اس سے متعلق قانون، ضابطے اور ٹیکس کی شرحیں پورے ملک میں یکساں رکھی گئی ہیں۔ اس کی وجہ سے اشیا اور خدمات کی نقل وحمل کی آزادی میں سہولت ہوتی ہے اور ملک میں ایک یکساں مارکیٹ قائم ہوتی ہے۔ اس کا مقصد تجارتی عمل کی لاگت میں کمی کرنا اور مختلف ٹیکسوں کے صارفین پر ہونے والے اثرات کو کم کرنا ہے۔ اس سے پیداوار کی مجموعی لاگت میں بھی کمی آئی ہے جس کے نتیجے میں بھارتی مصنوعات/ خدمات گھریلو اور بین الاقوامی مارکیٹ میں زیادہ مسابقتی ہوجائیں گی۔ اس کے نتیجے میں اقتصادی ترقی میں اضافہ ہوگا اور اس سے جی ڈی پی میں 2 فیصد کے اضافے کی امید ہے۔ ٹیکس کی ادائیگی میں بھی آسانی ہوگی کیونکہ ٹیکس کی ادائیگی سے متعلق تمام خدمات، جیسے رجسٹریشن، ریٹرن، ادائیگی وغیرہ ایک مشترکہ پلیٹ فارم www.gst.gov.in پر آن۔لائن دستیاب ہیں۔ اس سے ٹیکس دہندگان کے دائرے میں اضافہ ہوا ہے، ٹیکس نظام میں زیادہ شفافیت آئی ہے اور ٹیکس دہندگان اور حکومت کے درمیان انسانی مداخلت میں کمی آئی ہے اور یہ کہ کاروبار میں آسانی میں اضافہ کرتا ہے۔

مشقیں

1۔ عوامی اشیا حکومت کے ذریعہ ہی فراہم کی جانی چاہیے، کیوں؟ تشریح کیجیے۔

2۔ محاصل اخراجات اور پونجی اخراجات کے درمیان فرق کیجیے۔

3۔ مالیاتی خسارے حکومت کو قرض کاری کی ضرورت ہوتی ہے۔ سمجھا ہے۔

4۔ خسارہ محاصل اور مالیاتی خسارے میں تعلق بتاتے ہے۔

5۔ مان لیجیے کہ ایک خصوصی معیشت میں اصل کاری 200 کے برابر ہے۔ حکومت کی خریداریاں 150 ہے، خالص ٹیکس (یعنی یک مشت ٹیکس سے متبادلات کو گھٹانے پر) 100 ہے اور صرف $C = 100 + 0.75Y$ دیا ہوا ہے تو (a) توازن آمدنی کی سطح کیا ہے؟ (b) حکومتی خرچ ضارب اور ٹیکس ضارب کی قدروں کا شمار کیجیے (c) اگر حکومت کے اخراجات میں 200 کا اضافہ ہوتا ہے تو توازن آمدنی میں کیا تبدیلی ہوگی؟

6۔ ایک ایسی معیشت پر غور کیجیے جن میں درج ذیل تفاعل ہیں: $C = 20 + 0.80Y, I = 30, G = 50, TR = 100$ (a) آمدنی کی توازنی سطح اور ماڈل میں آزاد خرچ ضارب معلوم کیجیے۔ (b) اگر حکومت کے خرچ میں 30 جوڑ دیا جائے جس سے حکومت کی خریداری میں اضافے کی ادائیگی کی جا سکے، تو توازن آمدنی میں کسی طرح کی تبدیلی ہوگی؟

7۔ درج بالا سوال میں متبادلات میں 10 کا اضافہ اور یک مشت ٹکسوں میں 10 کے اجافے کا برآید پر پڑنے والے اثر کا شمار کریں۔ دونوں اثرات کا موازنہ کریں۔

8۔ ہم مان لیتے ہیں کہ $C = 70 + 0.70Y D, I = 90, G = 100, T = 0.10Y$ (a) توازن آمدنی معلوم کیجیے (b) توازن آمدنی پر محاصل کیا ہے؟ کیا حکومت کا بجٹ متوازنی بجٹ ہے؟

9۔ مان لیجیے کہ صارف کا حاشیائی رجحان 0.75 ہے اور متناسب آمدنی ٹیکس 20 فی صد ہے۔ متوازن آمدنی میں درج ذیل تبدیلیوں کو معلوم کریں (a) حکومت کی خرید میں 20 کا اضافہ (b) متبادلات میں 20 کی کمی۔
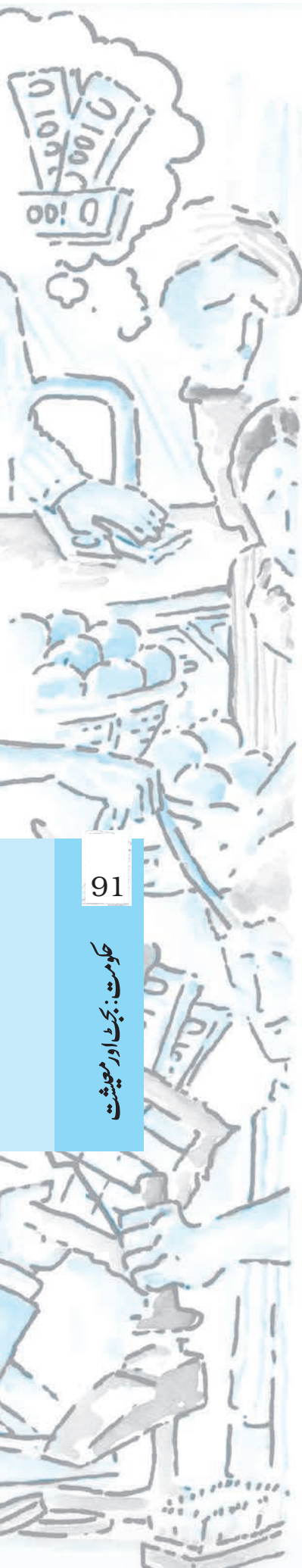
10۔ مطلق قدر میں ٹیکس ضارب سرکاری خرچ ضارب سے چھوٹا کیوں ہوتا ہے؟ وضاحت کیجیے۔

11۔ سرکاری خسارے اور سرکاری قرض کاری میں کیا تعلق ہے۔ توضیح کیجیے۔

12۔ کیا سرکاری قرض بوجھ بنتا ہے؟ وضاحت کیجیے۔

13۔ کیا مالیاتی خسارہ لازمی طور پر زر افراطی ہے؟

14۔ خسارے میں کمی کے مسئلے پر بحث کیجیے۔

15۔ جی ایس ٹی سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ جی ایس ٹی نظام پرانے ٹیکس نظام کے مقابلے کتنا بہتر ہے۔ اس کے زمروں کے بارے میں بتائیے۔

مجوزہ مطالعات

1. Dornbusch, R. and S. Fischer, 1994. Macroeconomics, sixth edition, McGraw-Hill,Paris.
2. Mankiw, N.G., 2000. Macroeconomics, fourth edition, Macmillan Worth publishers,New York.
3. Economic Survey, Government of India, various issues.